احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 5 ستمبر 2009ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

b:bWeb:http://WWW.alfazl.org

Email:editor@alfazl.org

ہفتہ 5 ستمبر 2009ء 14 رمضان المبارک 1430 ہجری 5 تبوک 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 202

سراسر رحمت اور مغفرت

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

رمضان ایک ایسا مہینہ ہے جس کی ابتدا نزول رحمت ہے۔ جس کا وسط مغفرت الٰہی ہے اور جس کا اختتام آگ سے آزادی پر منتج ہوتا ہے۔

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

دوسرا عمل جو اصلاح نفس سے تعلق رکھتا ہے۔ روزہ ہے۔ روزہ بھی انسان کے نفس کو اس طرح پاک کرتا ہے جس طرح نماز پاک کرتی ہے اور یہ چٹیاں نہیں ہیں۔ جس طرح عیسائی کہتے ہیں کہ شریعت لعنت ہے۔ اس کی مثال تو ایسی ہی ہوگی کہ کسی شخص کو نمونیا ہو ڈاکٹر اسے کہے فلاں نسخہ استعمال کرو مگر وہ روئے اور چلائے کہ نسخہ تو لعنت ہے، اسے میں کیوں استعمال کروں؟ کیا اس کے لئے نسخہ لعنت ہوگا یا رحمت؟ کوئی شخص بھی اسے لعنت نہیں کہے گا۔ اسی طرح شریعت لعنت نہیں بلکہ رحمت ہے۔ چنانچہ نماز کے لئے تو خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ تنھی عن الفحشاء .... (العنکبوت:46) کہ نماز چونکہ بدیوں سے روکتی ہے۔ اس لئے ہم اس کا حکم دیتے ہیں۔ اسی طرح روزہ کے متعلق فرمایا: ....

لعلکم تتقون (البقرہ:184)

کہ روزہ کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ تم متقی ہو جاؤ۔ تو روزہ کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ اس کے ذریعہ تم گناہوں سے بچ جاؤ گے۔

پس روزہ چٹی نہیں بلکہ متقی بننے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ مگر بہت لوگ ہیں جو اسے چٹی خیال کرتے ہیں۔ انگریزی تعلیم یافتہ بالعموم ایسا سمجھتے ہیں اور ان میں روزہ کا بہت کم رواج ہے۔ اسی طرح میں دیکھتا ہوں کہ جو زمیندار طبقہ کے لوگ ہیں وہ بھی روزہ کی طرف کم توجہ کرتے ہیں اور اسی تلاش میں رہتے ہیں کہ روزے سے بچنے کا فتویٰ مل جائے اور اسی طرح جس طرح حضرت صاحب کے پاس بعض لوگ یہ کوشش کیا کرتے تھے کہ سود کی اجازت مل جائے اور اس کے لئے عجیب عجیب عذرات پیش کیا کرتے۔ حتیٰ کہ ایک شخص نے کہا کہ اگر روپیہ بنک میں نہ رکھیں تو گھر میں چوری ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اور بنک میں رکھیں تو سود ملتا ہے اگر سود نہ لیں تو عیسائیت کی تبلیغ میں خرچ کیا جاتا ہے کیا اس کو بھی نہ لیں؟ آپ نے فرمایا تم خود نہ لو بلکہ اشاعت (دین) کے لئے دے دو۔ ایک شخص نے حضرت صاحب کی وفات پر کہا۔ واہ مرزیا! مرگیوں پر سود جائز نا ای کیتا۔

تو شریعت نے جو حکم دیا ہے اسے کوئی بدل کس طرح سکتا ہے؟ اگر کوئی شریعت کے خلاف فتویٰ دے بھی دے تو بھی شریعت کا حکم نہیں چھوڑا جا سکتا۔ پس میں روزہ کے متعلق خاص طور پر نصیحت کرتا ہوں اس کی قدر کرو اور اس پر عمل کرو۔

(اصلاح نفس، انوار العلوم جلد 5 ص 445)

مال بڑھانے کا ذریعہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں جو لوگ مال خرچ کرتے ہیں ان کے مالوں میں خدا اس طرح برکت دیتا ہے کہ جیسے ایک دانہ جب بویا جاتا ہے تو گو وہ ایک ہی ہوتا ہے مگر خدا اس میں سے سات خوشے نکال سکتا ہے اور ہر ایک خوشہ میں سو دانے پیدا کر سکتا ہے۔ یعنی اصل چیز سے زیادہ کر دینا یہ خدا کی قدرت میں داخل ہے اور درحقیقت ہم تمام لوگ خدا کی اسی قدرت سے ہی زندہ ہیں اور اگر خدا اپنی طرف سے کسی چیز کو زیادہ کرنے پر قادر نہ ہوتا تو تمام دنیا ہلاک ہو جاتی اور ایک جاندار بھی روئے زمین پر باقی نہ رہتا۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 170)

احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے عطایا جات امداد نادار مریضان کی مد/ڈویلپمنٹ کی مد میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مفید تلاوت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں۔

"تلاوت تب مفید ہو سکتی ہے کہ علم ہو اور علم تب مفید ہو سکتا ہے جب عمل ہو"۔

(حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 98)

نیز فرمایا:۔

"ہر ایک شخص کا جو قرآن شریف پڑھتا ہے یا سنتا ہے۔ یہ فرض ہے کہ وہ اس رکوع کے آگے نہ چلے جب تک اپنے دل میں یہ فیصلہ نہ کرلے کہ مجھ میں یہ صفات یہ کمالات ہیں۔ اگر ہیں تو وہ مبارک ہے اور اگر نہیں تو اُسے فکر کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دُعا مانگنی چاہیے کہ وہ ایمان صحیح عطا فرمائے"۔

(حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 101)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

تبرکات ......حضرت میر محمد اسحاق صاحب

روزے کی خوبیاں

قرآن مجید کے متعلق آیا ہے۔ کہ یہ کتاب حکیم ہے۔ یعنی جس قدر احکام اس میں بیان ہوئے ہیں۔ وہ سب کسی نہ کسی حکمت پر مبنی ہیں اور کوئی حکم اس میں ایسا درج نہیں۔ جو حکمت سے خالی ہو اور ہمارے فائدہ کے لئے نہ ہو۔ آج کل چونکہ ماہ رمضان گذر رہا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے .... تم پر روزے فرض کئے گئے۔ جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر بھی اللہ تعالیٰ نے روزے فرض کئے تھے۔ اس کے متعلق سوال پیدا ہوتا تھا کہ اس حکم کی بناء کس حکمت پر مبنی ہے۔ جواب میں ارشاد ہوتا ہے۔ لعلکم تتقون ۔یعنے اس کا یہ فائدہ ہے کہ تم متقی بنو گے۔ یعنے روزے کے ذریعہ اور بہت سی نیکیوں کی توفیق حاصل ہوتی ہے اور بہت سی خوبیاں انسان میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس ہم کو لعلکم تتقون نے روزہ کی حکمت بتائی کہ وہ بہت سی نیکیوں اور خوبیوں کا موجب ہے اور اس سے بڑھ کر اور کیا خوبی ہوگی کہ اس پر عمل کرنے سے بیسیوں نیکیاں انسان کرنے لگتا ہے اب ہم غور کرتے ہیں اور معلوم کرتے ہیں کہ اس سے کون کون سی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ بطور نمونہ تین خوبیاں پیش کی جاتی ہیں۔

پہلی خوبی تو یہ ہے۔ کہ جب انسان کو یہ مشق ہو جاتی ہے کہ وہ ایک ماہ تک گرمی کے دنوں میں باوجود سخت پیاس کے اور گھر میں ٹھنڈے پانی اور شربت کے موجود ہونے کے۔ صرف خدا کے خوف کی وجہ سے اپنی پیاس نہیں بجھاتا اور تکلیفیں اٹھا کر پہاڑ سا دن خدا کے حکم کو بجالانے کے لئے پیاس میں گذار دیتا ہے۔ تو اس شخص کے لئے یہ ناممکن ہونا چاہئے کہ کسی وقت ضرورت کے موقعہ پر کسی غیر کی پینے کی چیزیں ناجائز طور پر لے لے۔ یا اسی طرح جو شخص باوجود شدت بھوک کے اپنے گھر کا کھانا محض روزہ کی خاطر نہیں کھاتا۔ اس کے متعلق ہم کس طرح تسلیم کرلیں کہ وہ غیر کا مال ناجائز طور پر استعمال کرلے گا۔ غرض پہلی خوبی روزہ سے یہ پیدا ہوتی ہے کہ انسان غیر کے مال میں تصرف کرنے سے رک جاتا ہے۔ کیونکہ ایک ماہ تک لگا تار اس کو مشق کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی چیزیں بھی خدا کے لئے چھوڑ دے۔ تاکہ بقیہ گیارہ مہینہ اس کو یہ بات مدنظر رہے۔ کہ اس نے غیر کے مال کو ہاتھ نہیں لگانا۔ یہی وجہ ہے کہ جن آیات میں روزہ فرض کیا گیا ہے۔ ان کے معاً بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے .... یعنے اے لوگو! ہم نے تم کو روزہ میں اپنے جائز مال سے فائدہ اٹھانے سے روک دیا۔ اس کی غرض یہ ہے کہ تم غیروں کے ناجائز مال لینے سے بچو۔

دوسری خوبی یہ ہے کہ انسان کا یہ قاعدہ ہے۔ جب تک کوئی بیماری یا مصیبت اس پر وارد نہ ہو۔ اس کا صحیح تصور وہ نہیں کرسکتا۔ ایک امیر آدمی جسے بھوک کے وقت کھانا اور پیاس کے وقت پانی اور سردی و گرمی کے وقت کپڑے اور عمدہ مکان میسر ہوں۔ وہ کماحقہٗ تصور ہی نہیں کرسکتا۔ کہ فقیر پر بھوک کے وقت روٹی نہ ملنے سے کیا حالت گزرتی ہے اور اس کے بھوکے بیوی بچوں کا کیا حال ہوتا ہے۔ اسی طرح سردیوں میں کپڑے نہ ہونے سے مفلوک الحال ننگوں کا کیا حشر ہوتا ہے اور سردیوں کی قیامت خیز راتیں کس طرح گزرتی ہیں۔ غرض امیروں اور خوش حال لوگوں کو اپنی سوسائٹی کے لاکھوں مفلوک الحال لوگوں کی تکلیفوں کا احساس نہیں ہوتا۔ جس کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ ان کی خبر گیری کی طرف بھی متوجہ نہیں ہوتے۔ اس لئے شریعت نے سال میں ایک ماہ کے روزے مقرر کر کے بادشاہوں امیروں اور خوشحال لوگوں کو محسوس کرایا ہے کہ دیکھو روزہ رکھ کر ایک ماہ تک جو بھوک اور پیاس کی تم نے تکلیفیں برداشت کیں۔ یہ تکلیفیں تمہارے غریب بھائی بارہ مہینہ برداشت کرتے ہیں۔ تم کو تو مغرب کی نداء کے بعد انواع واقسام کی کھانے پینے کی چیزیں مل جاتی ہیں۔ مگر مفلوک الحال لوگ تو بھوک و پیاس ہی میں مبتلا رہتے ہیں۔ اس لئے اب جبکہ تم کو ان کی تکلیف کا احساس روزہ رکھ کر پیدا ہو گیا ہے تمہیں ان غریب بھائیوں کی امداد کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور ان کی بھوک پیاس کو دور کرنا چاہئے پس دوسری خوبی یہ ہے۔ کہ امراء روزہ رکھ کر اپنے غریب بھائیوں کی بھوک و پیاس کا بخوبی اندازہ کرسکتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں ان کو لازماً تحریک ہوگی کہ وہ غرباء کی تکلیفوں کو دور کریں اور اس طرح سوسائٹی میں ایک طرح برادرانہ تعلقات پیدا ہوں گے یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں تمام مہینوں سے زیادہ صدقہ وخیرات کرتے تھے۔

تیسری خوبی ہے کہ دنیا ایسا مقام ہے۔ جس کے نہ آرام اور نہ بے آرامی کسی کا بھی اعتبار نہیں۔ اس کی ہر بات کو زوال ہے۔ اس کے کسی رنگ میں بھی استقلال نہیں۔ کل ایک شخص جو امیر تھا۔ آج غریب ہے اور آج جو تندرست ہے اس کا کسی سخت مرض میں مبتلا ہو جانا کوئی جائے تعجب نہیں۔ غرض ہر وقت عسر و یسر کا سلسلہ لگا رہتا ہے اس لئے امراء اور خوشحال لوگ جو مشقتوں کے عادی نہیں ہوتے اور بھوک و پیاس کی تکلیف نہیں سہہ سکتے ان کو خیال کرنا چاہئے کہ اگر خدانخواستہ ان کی امارت پر زوال آجاوے اور وہ تنگدست ہو جاویں تو کیا وہ بھوک و پیاس کا مقابلہ کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر شخص جو آج نعمتوں میں گھرا ہوا ہے وہ کل کی غریبی کے لئے بھی تیار رہے۔ اسی غرض سے شریعت نے روزہ فرض قرار دیا۔ تاکہ امراء اور متوسط درجہ کے لوگ ایک ماہ تک ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کرنے کے عادی ہو جاویں اور اگر خدانخواستہ کوئی ایسا دن آئے کہ ان کے تمول میں زوال آوے تو وہ اس مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کرسکیں اور ایسا نہ ہو کہ وہ غربت کی مصیبت سے ہلاک ہو جاویں۔ سو یہ بھی روزہ میں ایک خوبی ہے کہ دنیا کے تبدل وتغیر کی مصیبتوں کے مقابلہ کی طاقت عطا کرتا ہے۔

(الفضل 15 مئی 1922ء ص3)

تُم کون ہو

تم گل ہو یا گلنار ہو تم کون ہو
حسن کا شہکار ہو تم کون ہو

شش جہت میں ظلمتوں کے درمیاں
نور کا مینار ہو تم کون ہو

چار سُو ہیں نفرتوں کی آندھیاں
پیار کا اظہار ہو تم کون ہو

چلچلاتی دھوپ ہے یاں چار سُو
سایۂ دیوار ہو تم کون ہو

کس قدر ہے تیری باتوں میں کشش
یار طرحدار ہو تم کون ہو

پھول جھڑتے ہیں کہ تو ہے بولتا
تم گل و گلزار ہو تم کون ہو

ہر جگہ ہیں معرفت کے تذکرے
بحر کے ذخّار ہو تم کون ہو

وقف ہے تیرے لئے میرا سخن
منبع اشعار ہو تم کون ہو

طارق بشیر

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم نصیر احمد قمر صاحب

قرآنی تعلیم، ارشادات حضرت مسیح موعود، خلفاء سلسلہ و بزرگان جماعت کی روشنی میں

رخصتی کے موقع پر بچیوں کو نصائح

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔:''اس نے تمہاری ہی جنس میں سے تمہارے لئے جوڑے بنائے ہیں تا کہ تم ان کی طرف (مائل ہوکر) تسکین حاصل کرو اوراس نے تمہارے درمیان مودّت اور رحمت پیدا کر دی ہے۔''

(الروم:22)

اسی طرح فرمایا۔اے ہمارے رب ہمیں اپنے جیون ساتھیوں اوراپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کراور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

(سورۃ الفرقان آیت:75)

✿......حدیث میں ہے۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ سے دریافت کیا گیا کہ کونسی عورت بطور رفیقہء حیات کے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا۔''وہ جس کی طرف دیکھنے سے اس کے شوہر کی طبیعت خوش ہو۔خاوند جس کام کے کرنے کے لئے کہے اُسے بجالائے اور جس بات کو اُس کا خاوند پسند نہ کرے اُس سے بچے۔''

(مشکوٰۃ المصابیح)

✿......ازدواجی زندگی میں میاں بیوی ہر دو کو آنحضرتؐ کی اس دعا کا حقدار بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔آپؐ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ رحم کرے اُس شخص پر جورات کو اٹھے ،نماز پڑھے اوراپنی بیوی کو اٹھائے۔اگر وہ اٹھنے میں پس وپیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تا کہ وہ اٹھ کھڑی ہو۔اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جورات کو اُٹھی ،نماز پڑھی اوراپنے شوہر کو جگایا۔اگر اس نے اٹھنے میں پس وپیش کیا تو اس کے منہ پر پانی چھڑکا تا کہ وہ اٹھ کھڑا ہو۔

(ابو داؤد۔کتاب الصلوٰۃ۔باب قیام اللیل)

✿......اسی طرح ایک موقع پر آنحضرتؐ نے فرمایا۔

''خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اوراسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اوراجر ملے گا جواس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔''

(اسد الغابه فی معرفة الصحابه)

✿...... حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا:۔

''جوعورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے خوش اورراضی ہے تو وہ جنت میں جائے گی۔''

(ابن ماجه۔ کتاب النکاح۔باب حق الزوج علی المراة)

ارشادات حضرت مسیح موعود

''جب لڑکی بیاہی جاتی ہے تواس کے ہاتھ میں دو چابیاں ہوتی ہیں ایک صلح کے دروازے کی اور ایک لڑائی کے دروازے کی چابی۔ وہ جس دروازے کو چاہے کھول سکتی ہے۔خوش نصیب ہوتی ہیں وہ عورتیں جنہوں نے صلح کا دروازہ کھولا۔لڑکی کو اپنے ساس، سسر کی نہایت تابعداری کرنی چاہئے کیونکہ بعد از شادی لڑکی کا تعلق اپنے والدین سے بڑھ کر اپنے ساس سسر سے ہوجاتا ہے۔اسی واسطے اُن کے ادب کو ہر وقت ملحوظ رکھنا چاہئے۔تعلیم کا یہی فائدہ ہے۔لڑکی اپنے آپ کو نہایت درجہ تابعدار ثابت کرے۔سخت ہی بد بخت ہیں وہ عورتیں جو کہ اپنے شوہروں کو اُن کے والدین سے برگشتہ کرنے کی تجویزیں کرتی ہیں۔اُن کو کبھی فلاح دارین نصیب نہیں ہوگا۔''

(سیرت حضرت نواب مبارکہ بیگم صفحہ 343)

''ایک لڑکی کی اس کی ساس کے ساتھ اچھی طرح نہیں بنتی تھی۔لڑکی نے برسبیلِ شکایت اور گلہ کچھ عورتوں کے سامنے کہا کہ بُرا مقام ہے جس میں میری ساس وغیرہ رہتے ہیں۔حضرت مسیح موعود نے اس کو بہت بُرا منایا کہ:۔

شہر تو کوئی بُرا ہوتا ہی نہیں۔اگر کسی شہر کو بُرا کہا جائے تو اس سے مُراد اس کے شہر والے ہوتے ہیں۔ پس نہایت قابلِ افسوس ہے اس عورت کی حالت جو ایسا فقرہ زبان پر لاتی ہے یا اوراس طرح اپنے خاوند اوراس کے والدین کی بُرائی کرتی ہے۔اوراس کے بعد اس عورت کو بہت سمجھایا اور کہا کہ:۔

خدا تعالیٰ ایسی باتیں پسند نہیں کرتا۔یہ مرض عورتوں میں بہت کثرت سے ہوا کرتا ہے کہ وہ ذرا سی بات پر بگڑ کر اپنے خاوند کو بہت کچھ بھلا بُرا کہتی ہیں بلکہ اپنی ساس اور سسر کو بھی سخت الفاظ میں یاد کرتی ہیں۔حالانکہ وہ اس کے خاوند کے بھی قابلِ عزت بزرگ ہیں۔وہ اس کو ایک معمولی بات سمجھ لیتی ہیں اور ان سے لڑنا وہ ایسا ہی سمجھتی ہیں جیسا کہ محلّہ کی اور عورتوں سے جھگڑا۔حالانکہ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کی خدمت اور رضا جوئی ایک بہت بڑا فرض مقرر کیا ہے۔یہاں تک کہ حکم ہے کہ اگر والدین کسی لڑکے کو مجبور کریں کہ وہ اپنی عورت کو طلاق دیدے تو اس کے لڑکے کو چاہئے کہ وہ طلاق دیدے۔پس جبکہ ایک عورت کی ساس اور سسر کے کہنے پر اس کو طلاق مل سکتی ہے تو اور کونسی بات رہ گئی ہے۔اس لئے ہر ایک عورت کو چاہئے کہ ہر وقت اپنے خاوند اوراس کے والدین کی خدمت میں لگی رہے اور دیکھو کہ عورت جو کہ اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے تو اس کا کچھ بدلہ بھی پاتی ہے۔اگر وہ اس کی خدمت کرتی ہے تو وہ اس کی پرورش کرتا ہے۔مگر والدین تو اپنے بچہ سے کچھ نہیں لیتے۔وہ تو اس کے پیدا ہونے سے لے کر اس کی جوانی تک اس کی خبر گیری کرتے ہیں اور بلا کسی اجر کے اس کی خدمت کرتے ہیں اور جب وہ جوان ہوتا ہے تو اس کا بیاہ کرتے اوراس کی آئندہ بہبودی کے لئے تجاویز سوچتے اوراس پر عمل کرتے ہیں اور پھر جب وہ کسی کام پر لگتا ہے اور اپنا بوجھ آپ اُٹھانے اور آئندہ زمانہ کے لئے کسی کام کرنے کے قابل ہوجاتا ہے تو کس خیال سے اس کی بیوی اس کو اپنے ماں باپ سے جُدا کرنا چاہتی ہے یا کسی ذرا سی بات پر سبّ وشتم پر اُتر آتی ہے۔اور یہ ایک ایسا **ناپسند فعل** ہے جس کو خدا تعالیٰ اور مخلوق دونو ناپسند کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے انسان پر دو ذمہ داریاں مقرر کی ہیں۔ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد۔پھر اس کے دو حصے کئے ہیں۔ یعنی اول تو ماں باپ کی اطاعت اور فرماں برداری اور پھر دوسری مخلوق الٰہی کی بہبودی کا خیال اوراسی طرح ایک عورت پر اپنے ماں باپ اور خاوند اور ساس سسر کی خدمت اوراطاعت۔پس کیا بدقسمت ہے جوان لوگوں کی خدمت نہ کر کے حقوق عباد اور حقوق اللہ دونو کی بجا آوری سے منہ موڑتی ہے''۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 180-179 جدید ایڈیشن)

''جو شخص اپنی اہلیہ اوراس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وُہ میری جماعت میں سے نہیں ہے''۔

پھر فرمایا۔

''ہر ایک مرد جو اپنی بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔''

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد19 صفحہ 19)

کشتی نوح میں حضور نے عورتوں کو خاص طور پر الگ سے بعض نصائح فرمائی ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔آپ فرماتے ہیں:۔

✿ ''اگر تم خدا تعالیٰ کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاوند بھی نیک کیا جاوے گا۔''

✿ ''تقویٰ اختیار کرو۔دنیا سے اوراس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ''۔

✿ ''قومی فخر مت کرو۔کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو''۔

✿ ''خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں''۔

✿ ''کوشش کرو کہ تا تم معصوم اور پاکدامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو''۔

✿ ''خدا کے فرائض نماز، زکوۃ وغیرہ میں سستی مت کرو''۔

✿ ''اپنے خاوندوں کی دل وجان سے مطیع رہو بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے۔سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ''۔

✿ ''اسراف نہ کرو اور خاوندوں کے مالوں کو بیجا طور پر خرچ نہ کرو''۔

✿ ''خیانت نہ کرو، چوری نہ کرو، گلہ نہ کرو۔ ایک عورت دوسری عورت یا مرد پر بہتان نہ لگاوے''۔

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد19 صفحہ 81)

✿......جماعت میں یہ طریق ہے کہ رخصتی کے موقع پر تلاوت کے بعد کوئی نظم بھی پڑھی جاتی ہے۔ بالعموم اس کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود کے منظوم کلام ''محمود کی آمین'' سے منتخب اشعار پڑھے جاتے ہیں۔ ذیل میں اس پاکیزہ کلام کے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں جن میں دعا کے ساتھ ساتھ نہایت اہم نصائح بھی ہیں جن سے دلہن و دولہا دونوں اپنی زندگیوں کو سنوار سکتے ہیں۔

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی
غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یار جانی
دل میں مرے یہی ہے سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

اے میرے بندہ پرور کر ان کو نیک اختر
رتبہ میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر
تُو ہے ہمارا رہبر تیرا نہیں ہے ہمسر
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

شیطاں سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو
جاں پُر ز نور رکھیو دل پُر سرور رکھیو
ان پر مَیں تیرے قرباں رحمت ضرور رکھیو
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

میری دعائیں ساری کریو قبول باری
مَیں جاؤں تیرے واری کر تُو مدد ہماری
ہم تیرے در پہ آئے لے کر امید بھاری
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہِ عرفاں
جو اس کو پڑھنے والے اُن پر خدا کے فیضاں
اُن پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت
یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت
یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکرِ معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا
اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی

(درثمین)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاول

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عورتیں تمہارا لباس ہیں اورتم اُن کا لباس ہو۔جیسا کہ لباس میں سکون، آرام، گرمی سردی سے بچاؤ، زینت، قسما قسم کے دُکھ سے بچاؤ ہے ایسا ہی اس جوڑے میں ہے۔

جیسا کہ لباس میں پردہ پوشی، ایسا ہی مردوں اور عورتوں کو چاہئے کہ اپنے جوڑے کی پردہ پوشی کیا کریں۔اس کے حالات کو دوسروں پر ظاہر نہ کریں۔ اس کا نتیجہ رضائے الٰہی اور نیک اولاد ہے''۔

(خطبات نور صفحہ 400)

''عورت اور مرد کے درمیان بہت محبت کے تعلقات ہونے چاہئیں جن سے مومنوں کے گھر نمونہ بہشت ہوجائیں''۔

(خطبات نور صفحہ 457)

......آپ نے اپنی بیٹی حضرت حفصہ صاحبہ کو شادی کے وقت نصیحت فرمائی:۔

''بچہ!اپنے مالک ، رازق ،اللہ کریم سے ہر وقت ڈرتے رہنا اوراس کی رضا مندی کا ہر دم طالب رہنا اور دعا کی عادت رکھنا۔نماز اپنے وقت پر اور منزل قرآن کریم کی بقدر امکان بدوں ایام ممانعت شرعیہ ہمیشہ پڑھنا۔زکوۃ، روزہ، حج کا دھیان رکھنا اوراپنے موقعہ پر عمل درآمد کرتے رہنا۔گِلہ، جھوٹ، بہتان، بیہودہ قصے کہانیاں یہاں کی عورتوں کی عادت ہے اور بے وجہ باتیں شروع کر دیتی ہیں۔ایسی عورتوں کی مجلس زہر قاتل ہے ہوشیار خبردار رہنا۔ ہم کو ہمیشہ خط لکھنا۔علم دولت ہے بے زوال، ہمیشہ پڑھنا۔ چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کو قرآن پڑھانا''۔

''زبان کو نرم، اخلاق کو نیک رکھنا۔ پردہ بڑی ضروری چیز ہے۔..........اللہ تمہارا حافظ و ناصر ہواور تم کو نیک کاموں میں مدد دیوے۔''

(حیات نور صفحہ 80)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

''رسول کریم ﷺ کے عمل سے ظاہر ہے کہ آپ اپنی بیٹی اور داماد کو نصیحت فرماتے۔ اگر بیٹی کا قصور ہوتا بیٹی کو ڈانٹتے اور اگر حضرت علیؓ کی غلطی ہوتی تو ان کو سمجھاتے کیونکہ بڑے چچا زاد بھائی اور ہادی ہونے کی حیثیت میں آپؐ کو باپ کا بھی درجہ حاصل تھا۔(۔) نے تربیت کا یہ صیغہ رکھا ہے مگر آج کل ہندوستان میں یہ صیغہ نہیں رہا۔جب عورت آتی ہے تو مطالبہ کرتی ہے کہ اس کا میاں اپنے والدین سے فوراً علیحدہ ہو جائے۔اگرچہ یہاں تک تو درست ہے کہ علیحدہ مکان ہو اور یہ شریعت کا بھی حکم ہے کیونکہ وہ نوجوان ہیں ان کو بے تکلفی کی بھی ضرورت ہے۔اگر وہ ہر وقت قید رہیں تو پھر وہ کیسے خوش رہ سکتے ہیں۔مگر بعض بہوئیں یہاں تک کرتی ہیں کہ شہر تک چھڑا دیتی ہیں حالانکہ میاں بیوی بے شک علیحدہ ہوں اوران کا حق ہے مگر یہ نہیں کہ بزرگوں کی نگرانی سے نکل جائیں۔اور پھر لڑکے والے لڑکے کو سکھلاتے ہیں میاں گربہ کشتن روز اوّل کہ عورت پر پہلے ہی دن رعب بٹھالو۔لیکن کیا اس طرح تربیت ہوسکتی ہے۔یہ(۔) طریق نہیں۔ بلکہ (۔) طریق وہ ہے جو رسول کریم ﷺ نے اپنے عمل سے دکھا دیا۔

(۔) نے جو غرض نکاح کی بتائی ہے وہ تقویٰ ہے کہ دونوں میاں بیوی مل کر خدا کے غضب سے بچنے اور رحمت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

2۔یہ کہ نسل بڑھے۔ایسی نسل جو آئندہ کارآمد ثابت ہو۔

پھر یہ بھی غرض ہے کہ میاں بیوی مل کر نیک اعمال میں ایک دوسرے کے مدد و معاون ہوں اور صدق و سداد کے قائم کرنے والے ہوں اور اس غرض کو پورا کریں جو انسان کو روز اول سے قرار دی گئی ہے۔''

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 64)

...... ساس سسر کی خدمت کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعود کا درج ذیل ارشاد بہت ہی پُر حکمت اور دُوررس اثرات کا حامل ہے۔حضور فرماتے ہیں:۔

''اگر خاوند بیوی سے کہے کہ تم میرے ماں باپ سے حسن سلوک کرو اور بیوی خاوند سے کہے کہ تم میرے ماں باپ سے حسن سلوک کرو تو اگر تو وہ دونوں خاندان شریف ہیں تو بیوی خاوند کے ماں باپ کی خدمت کرے گی اور خاوند بیوی کے ماں باپ کی خدمت کرے گا۔لیکن اگر اس کی بجائے بیوی خاوند کو توجہ دلائے کہ تم اپنے ماں باپ کی خدمت کیا کرو۔اور خاوند بیوی کو توجہ دلائے کہ تم اپنے ماں باپ کی خدمت کیا کرو تو بات پھر بھی وہی ہوگی۔مگر فرق یہ ہوگا کہ درمیان میں سے ذاتی غرض جاتی رہے گی اور یہ توجہ دلانا نیکی بن جائے گا۔کیونکہ یہ اپنے حق کا مطالبہ نہیں ہوگا بلکہ ایک نیکی کی راہ پر ایک دوسرے کو چلانا ہوگا۔گو اس صورت میں بھی حق ایک دوسرے کو مل جائے گا جس طرح پہلی صورت میں۔لیکن بجائے اس کے لوگ یہ کرتے ہیں کہ اپنے حق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اگر لوگ دوسروں کے حق دلوانے کی کوشش کریں تو ان کے اپنے حق بھی انہیں مل جائیں۔اور دنیا میں بھی امن قائم ہو جائے۔رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص نیکی کی تحریک کرتا ہے اسے دو ثواب ملتے ہیں۔ایک نیکی کی تحریک کا اور ایک اس نیکی کا جو دوسرا شخص اس کی تحریک پر کرے۔پس دوسروں کے حقوق دلواؤ تا کہ دنیا میں امن قائم ہو۔اگر ایک عورت یہ کہے کہ میرے ماں باپ سے حسن سلوک کرو اور خاوند کہے کہ میرے ماں باپ کی خدمت کرو تو اس میں خود غرضی پائی جائے گی۔

لیکن اگر خاوند عورت سے کہے کہ اپنے ماں باپ کی خدمت کیا کرو اور عورت خاوند سے کہے کہ تم اپنے ماں باپ کی خدمت کیا کرو تو اس کے نتیجہ میں بھی دونوں کے والدین کی خدمت ہوتی رہے گی لیکن اس کے ساتھ ہی دونوں کا فعل نیکی اور تقویٰ قرار دیا جائے گا.........جیسے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہترین گھر وہ ہے جس میں تہجد کے وقت اگر بیوی کی آنکھ نہیں کھلتی تو خاوند پانی کا چھینٹا اس کے منہ پر مارتا ہے اور اگر خاوند کی آنکھ نہیں کھلتی تو بیوی اس کے منہ پر پانی کا چھینٹا مارتی ہے۔ یہ گویا ایک دوسرے کے فرائض کو یاد دلانے کی رسول کریم ﷺ نے ایک مثال دی ہے اور بتایا ہے کہ مرد اور عورت کو ایسا ہی ہونا چاہئے۔

پس شادی کرتے وقت ہر انسان کو اس کی ذمہ داری کے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے جو اس پر عائد ہوتی ہے۔ اس خیال سے شادی نہیں کرنی چاہئے کہ ایک ایسی عورت آئے جو میری خدمت کرے بلکہ اس نیت اور ارادہ سے شادی کرنی چاہئے کہ ایک ایسی عورت آئے جو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے مجھے اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائے اور ہم دونوں مل کر ان فرائض اور واجبات کو ادا کریں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر عائد کئے گئے ہیں۔

اگر اس رنگ میں شادیاں کی جائیں تو لازماً فساد مٹ جائے گا۔خاوند بیوی کے رشتہ داروں سے کبھی بدسلوکی نہیں کرے گا اور بیوی خاوند کے رشتہ داروں سے کبھی بدسلوکی نہیں کرے گی بلکہ وہ ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہوں گے۔یہی ذریعہ ہے جو دنیا میں امن قائم کر سکتا ہے۔جب تک لڑکی کے رشتہ دار اس خیال میں رہیں گے کہ لڑکی اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرے بلکہ ہماری کرے اس وقت تک دنیا کبھی سکھ نہیں پا سکتی۔جس طرح ہاتھ کے دُکھنے سے سر کو سُکھ نصیب نہیں ہو سکتا۔اسی طرح بیوی کے دُکھ سے خاوند کو سُکھ نصیب نہیں ہوگا۔خاوند کے دُکھ سے بیوی کو سُکھ نہیں ہوگا۔اور ان دونوں کے دُکھ سے ان کے رشتہ داروں کو سکھ نصیب نہیں ہوگا۔لیکن اگر اس ذمہ داری کو سمجھ لیا جائے اور لوگ اس طرف توجہ کریں تو دنیا کا اس میں فائدہ ہوگا''۔

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ 509-507)

......حضرت مصلح موعود نے اپنی صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ کے موقع پر اپنے دعائیہ اشعار میں یوں نصیحت فرمائی۔

لو میری پیاری بچی
تم کو خدا کو سونپا
اس مہربان آقا
اس باوفا کو سونپا
کرنا خدا سے اُلفت
رہنا تم اُس سے ڈر کر
تم اُس سے پیار رکھنا
بس اُس کو یاد رکھنا
سُوفارِ عشق اس کا
تم دل کے پار رکھنا
دلبر ہے وہ ہمارا
تم اس سے چاہ رکھنا
مشکل کے وقت دونوں
اُس پر نگاہ رکھنا
الفت نہ اس کی کم ہو
رشتہ نہ اس کا ٹوٹے
چھُٹ جائے خواہ کوئی
دامن نہ اُس کا چھوٹے

(کلام محمود)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

''آپ میں سے ہر وہ عورت جس کے گھر میں کوئی فتنہ ہو اور اتحاد میں خلل پیدا ہوتا ہو اپنے خدا کے سامنے اُس کی ذمہ دار ہے اوراس کے متعلق اپنے رب کے حضور جواب دہ ہونا پڑے گا کیونکہ اُس نے اپنے گھر کی پاسبانی نہیں کی۔''

(ماہنامہ مصباح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نمبر جون جولائی 2008 صفحہ نمبر 85)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

''احمدی عورت واقعتاً اس بات کی اہلیت رکھتی ہے اور حضرت اقدس محمد ﷺ کی توقعات کو پورا کرنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے کہ اس دنیا میں جنت کے نمونے پیدا کرے۔اپنے گھروں کو وہ جذب دے، وہ کشش عطا کرے جس کے نتیجے میں وہ محور بن جائے اور اُس کے گھر کے افراد اس کے گرد گھومیں۔اُنہیں باہر چین نصیب نہ ہو بلکہ گھر میں سکینت ملے۔وہ ایک دوسرے سے پیار و محبت کے ساتھ ایسی زندگی بسر کریں کہ لذت یابی کا محض ایک ہی رُخ سر پر سوار نہ رہے جو جنون بن جائے اور جس کے بعد دنیا کا امن اُٹھ جائے۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے پیار و محبت کے جو مختلف لطیف رشتے عطا فرما رکھے ہیں اُن رشتوں کے ذریعے وہ سکینت حاصل کریں۔ جیسے خون کی نالیوں سے ہر طرف سے دل کو خون پہنچتا ہے۔وہ دل بن جائیں اور ہر طرف سے محبت کا خون اُن تک پہنچے اور جسم کے ہر عضو کو اُن کی طرف سے سکینت کا خون پہنچے۔''

(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ صفحہ 75)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

’’عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔اس کی دیکھ بھال،صفائی ،ستھرائی،ٹکاؤ، گھر کا حساب کتاب چلانا ،خاوند جتنی رقم گھر کے خرچ کے لئے دیتا ہے اسی میں گھر چلانے کی کوشش کرنا‘‘۔

ارشادات بزرگان سلسلہ

......حضرت **اماں جان سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی نصائح:**

......’’اپنے شوہر سے پوشیدہ یا وہ کام جس کو اُن سے چھپانے کی ضرورت سمجھو ہرگز نہ کرنا۔شوہر نہ دیکھے مگر خدا دیکھتا ہے اور بات آخر ظاہر ہو کر عورت کی وقعت کھو دیتی ہے۔

......اگر کوئی کام اُن کی مرضی کے خلاف سرزد ہو جائے تو ہرگز کبھی نہ چھپانا ،صاف کہہ دینا۔ کیونکہ اس میں عزت ہے اور چھپانے میں آخر بے عزتی اور بے وقری کا سامنا ہے۔

......کبھی اُن کے غصے کے وقت نہ بولنا۔تم پر یا کسی نوکر پر یا کسی بچے پر خفا ہوں اور تم کو معلوم ہو کہ اس وقت یہ حق پر نہیں ہیں جب بھی اس وقت نہ بولنا۔غصہ تھم جانے پر پھر آہستگی سے حق بات اور اُن کا غلطی پر ہونا اُن کو سمجھا دینا۔غصہ میں مرد سے بحث کرنے والی عورت کی عزت باقی نہیں رہتی۔اگر غصہ میں کچھ سخت کہہ دیں تو کتنی ہتک کا موجب ہو۔

......ان کے عزیزوں کو،عزیزوں کی اولاد کو اپنا جاننا۔کسی کی بُرائی تم نہ سوچنا خواہ تم سے کوئی بُرائی کرے تم دل میں بھی سب کا بھلا ہی چاہنا اور عمل سے بھی بدی کا بدلہ نہ کرنا۔دیکھنا پھر ہمیشہ خدا تمہارا بھلا ہی کرے گا۔‘‘

(سیرت حضرت اماں جان حصہ دوم صفحہ 342)

......**حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نصائح:**

’’شادی کے بعد پہلے بیوی میاں کی لونڈی بنتی ہے تو پھر میاں بیوی کا غلام بنتا ہے‘‘......(یہ کتنی حکمت اور عقل کی بات ہے کہ بیوی پہلے میاں کی فرمانبردار اور مطیع بنے گی تو میاں کا دل جیتے گی اور پھر میاں بیوی سے محبت کرے گا)

......میاں بیوی کی پرائیویٹ باتیں کبھی کسی سے نہ کرو۔عورتیں اپنی سہیلیوں سے اور مرد اپنے دوستوں سے ایسی باتیں کرتے اور اپنی شیخی بگھارتے ہیں جو نہایت بُری اور نامناسب بات ہے۔

......میاں جب باہر سے آئے تو تیار رہو۔ جب باہر جائے جب بھی تمہارا حلیہ درست ہوتا کہ جب وہ تمہارا تصور کرے تو خوشکُن ہو نہ کہ بال پُھلائے ہوئے ایک بدبودار عورت کا۔

......غصے کے وقت میاں سے زبان مت چلاؤ۔ بعد میں غصہ ٹھنڈا ہونے پر اس کی زیادتی پر آرام سے شرمندہ کرو۔

......باہر سے آنے پر کبھی لڑائی نہ کرو خواہ تمہیں کتنا ہی غصہ ہو۔ ہر لحاظ سے آرام پہنچا کر بیشک بھڑاس نکالو۔

......میاں بیوی کمرے میں ہوں تو کبھی کسی بات پر چیخ نہ مارو۔ سننے والے کچھ کا کچھ سوچیں گے۔

......میاں بیوی کے رشتے میں جھوٹی اَنا نہیں ہونی چاہئے۔اگر اپنی غلطی ہے تو میاں بیوی کو منا لے اس میں کوئی بے عزتی نہیں۔

......لڑ کر کبھی گھر سے جانے کی دھمکی نہ دو۔اگر غصہ میں آکر کہہ دیا اچھا جاؤ تو کتنی بے عزتی ہے اور میکے میں جا کر بیٹھنا تو اس وقت ہی ہے جب خدانخواستہ واقعی نہ جانا ہو۔ورنہ ایسی بات قدر کی بجائے بے عزتی کرواتی ہے۔

......کوئی کام میاں سے چھپ کر نہ کرنا۔جو بات چھپانے کو جی چاہے وہ ہرگز نہ کرنا۔اگر میاں کو پتہ چل جائے تو ساری عمر کے لئے بے اعتباری ہو جائے گی اور بے عزتی الگ۔

......میکہ کی بات سسرال اور سسرال کی بات میکہ میں نہ کرنا۔تمہارے دل سے تو وہ بات مِٹ جائے گی لیکن بڑوں کے دل میں گرہ پڑ جائے گی۔

(سیرت وسوانح سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ صفحہ 255-253)

......حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے ایک مکتوب سے اقتباس:

شوہر کی اطاعت اور خوشنودی حاصل کرنا تمہارا فرض ہونا چاہئے سوائے اُن امور کے جو خلاف شریعت اور رضائے مولیٰ کے خلاف ہوں۔

اُس کی خوشیوں میں خوشی سے شریک ہو۔اُس کے تفکرات کے اوقات میں اُس کی دلجوئی کرو۔اُس کی عزت،اُس کا مال،اُس کی اولاد یہ سب تمہارے پاس اُس کی امانت ہوں گی۔اُن امانتوں کی حفاظت کرنا تا کہ خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو سکو۔اُس کے عزیزوں کو اپنا عزیز اور اس کے والدین کو اپنا والدین جاننا۔ہر فتنہ انگیز بات سے بچنا اور شکایت کبھی نہ کرنا۔دُعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمیشہ طلب کرتی رہنا۔

(سیرت وسوانح سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ صفحہ 25)

......اب ذیل میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی وہ دعائیہ نظم لکھی جاتی ہے جو آپ نے اپنی صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ کی رخصتی کے موقع پر تحریر فرمائی۔ یہ ہر رخصت ہونے والی بچی کے والدین کے جذبات کی بہت عمدہ طور پر ترجمانی کرتی ہے۔

لو جاؤ تم کو سایۂ رحمت نصیب ہو
بڑھتی ہوئی خدا کی عنایت نصیب ہو
ہر ایک زندگی کی حلاوت نصیب ہو
ہر ایک دو جہان کی نعمت نصیب ہو
علم و عمل نصیب ہو ، عرفان ہو نصیب
ذوقِ دعا و حسن عبادت نصیب ہو
محمود عاقبت ہو ، رہے زیست بامراد
خوشیاں نصیب، عزت و دولت نصیب ہو
ہو رشک آفتاب ، ستارہ نصیب ہو
آپ اپنی ہو مثال ، وہ قسمت نصیب ہو
نور و جمیل ’’نور‘‘ دل و جاں میں بخش دے
اس کے کرم سے چاند سی طلعت نصیب ہو
ہر ایک دکھ سے تم کو بچائے مرا خدا
ہر ہر قدم پہ اس کی اعانت نصیب ہو
بس ایک درد ہو کہ رہو جس سے آشنا
محبوب جاوداں کی محبت نصیب ہو
ہر وقت دل میں پیار سے یاد خدا رہے
یہ لذت و سرور یہ جنت نصیب ہو
تسخیر خَلق خُلق محبت سے تم کرو
ہر ایک سے خلوص و محبت نصیب ہو
اقبال ’’تاج سر‘‘ ہو تیرے ’’سر کے تاج‘‘ کا
اس کو خدا و خلق کی خدمت نصیب ہو
نکلیں تمہاری گود سے پل کر وہ حق پرست
ہاتھوں سے جن کے دین کو نصرت نصیب ہو
ایسی تمہارے گھر کے چراغوں کی ہو ضیا
عالم کو جن سے نورِ ہدایت نصیب ہو
راضی ہوں تم سے مَیں۔مرا اللہ بھی رہے
اس کی رضا کی تم کو مسرت نصیب ہو
افضل ہمارے حکم کو تم جانتی رہیں
دنیا و دیں میں تم کو فضیلت نصیب ہو
راحت ہی مَیں نے تم سے بہر طور پائی ہے
تم کو بھی دو جہان میں راحت نصیب ہو
گھر تھا صدف تو،تم دُر خوش آب و بے بہا
اس سے بھی بڑھ کے دولت عصمت نصیب ہو
کھٹکا نہ کوئی فعل تمہارا مجھے تمہیں
آرام قلب و جان و سکینت نصیب ہو
حافظ خدا رہا مَیں رہی آج تک امیں
جس کی تھی اب اسے یہ امانت نصیب ہو

(درعدن)

......**حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب اپنی بیٹی کے رخصتانہ** کے موقع پر ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

’’بیٹی آپ ایک نئے دور میں داخل ہو رہی ہو۔اللہ کرے کہ یہ دور پہلے سے زیادہ پرسکون ہو۔لیکن جب انسان ایک دور کو چھوڑ کر دوسرے میں داخل ہوتا ہے تو اس میں کئی قسم کی دقتوں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ابتدا کی معمولی سی لغزش اکثر اوقات ساری عمر کی پشیمانی کا موجب ہو جاتی ہے۔اس لئے نئے دور میں قدم رکھتے ہوئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔اب تمہارا بہت سے ایسے آدمیوں سے واسطہ پڑنا ہے جن کی طبیعت سے تم مانوس نہیں ہو۔بعض افراد کے لئے اپنی طبیعت کو مجبور کر کے پیار محبت کے جذبات پیدا کرنے ہوں گے ان کے ماحول کے قالب میں تم اپنے آپ کو ڈھال سکو۔

تم کو اس بات کا خیال ضرور رکھنا چاہئے کہ نکمّا اور بیکار آدمی دوسروں کی نظر میں بالکل گر جاتا ہے۔اس لئے کام کرنا اور خدمت کرنا اپنا شیوہ بنا لو۔اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالو۔

انسان کی حالت دنیا میں ایک جیسی نہیں رہتی۔تنگی ترشی دونوں پہلو لگے ہوئے ہیں۔تنگی میں صبر کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔بغیر کسی قسم کی گھبراہٹ کے اللہ کی نصرت صبر شکر کے ساتھ طلب کرتے رہو اور ایسی حالت میں اپنے میاں کے لئے امن اور تسکین کا فرشتہ بنی رہو۔اپنے مطالبات سے اس کو کبھی تنگ مت کرو یہاں تک کہ اس کا فضل آجائے۔لیکن ایسی حالت میں ایسی قناعت نہیں کرنی چاہئے کہ دونوں بے کار ہو کر بیٹھے رہو۔خود بھی اور میاں کو بھی خدا کے آگے جھکائے رکھو اور کام کرنے اور محنت کرنے کی ترغیب اُن کو دیتی رہو۔‘‘

(مصباح اپریل 2001 صفحہ 9-8)

......**نصائح حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب:**

آپ اپنی بیٹی حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) کی شادی پر نصائح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’بیوی کا پہلا فرض ہے کہ جب وہ خاوند کے گھر جائے تو اس کی مرضی پہچاننے کی کوشش کرے اور اس کی طبیعت اور مزاج کا علم حاصل کرے۔پھر اگلا مرحلہ یعنی خاوند کو راضی رکھنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔

مگر بعض باتیں ایسی ہیں جو عموماً خاوند کی تکلیف کا باعث بنتی ہیں اُن سے احتراز کرنا چاہئے وہ باتیں یہ ہیں۔

ایک بات یہ ہے کہ بیوی اکثر خرچ کے لئے تقاضا کرتی ہے۔خرچ حکمت سے لینا چاہئے نہ کہ تقاضا اور تنگ کر کے اور جب خاوند کے پاس روپیہ موجود نہ ہو اُس وقت مطالبہ کرنا اُس کو تکلیف دینا ہے۔

ایک بات یہ کہ بیوی اکثر اوقات بد مزاج یا خاموش رہے اور جب خاوند گھر آئے تو اُسے سچے دل سے خوش آمدید نہ کہے یا اس کی بات کاٹے یا ایسے الفاظ لوگوں کے سامنے کہے جس میں خاوند کی کسی قسم کی تحقیر ہو یا بہت نخرے کرے اور ناز برداری کی خواہش رکھے اُس کی خیر خواہی کی بات نہ مانے مثلاً اگر وہ کہے کہ میرے ساتھ کھانا کھاؤ تو جواب دے کہ مجھے بھوک نہیں۔وہ کوئی دوا تجویز کرے تو کہے کہ یہ مجھے مفید نہیں ہوگی مَیں استعمال نہ کروں گی۔وہ کوئی کپڑا یا تحفہ لائے تو اُسے حقارت سے دیکھے۔غرض ایسی بیسیوں چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن میں بیبیاں اکثر فیل ہو جاتی ہیں اور اپنی زندگی کو تلخ کر لیتی ہیں۔

بحث کرنا اور مخالف جواب دینا یہ خاوند کے دل سے بیوی کی محبت کو اس طرح اُڑا دیتا ہے جس طرح ربڑ پنسل کے لکھے کو۔اور یہ عادت آج کل کی تعلیم یافتہ لڑکیوں میں بہت ہے۔

مریم صدیقہ! صبح کی نماز کے بعد قرآن مجید کی تلاوت اگر ہمیشہ کرتی رہو گی تو تمہارے دل میں ایک نور پیدا ہوگا۔

جس بی بی کو گھر کی صفائی، پکانا، سینا اور خانہ داری

آتی ہے وہ خاوند کو زیادہ خوش رکھ سکتی ہے۔ یہ نسبت اُس کے جو کہ ناولیں یا قصے ہی پڑھتی رہتی ہے یا اپنے بناؤ سنگھار میں لگی رہتی ہے۔

بے قراری کا اظہار ایک معیوب بات ہے۔ صبر ایک اعلیٰ خُلق ہے خصوصاً عورتوں کے لئے اور بھوک، بیماری، درد اور اذیّت پر صبر کرنا صدق، تقویٰ اور ایمان کی علامت ہے۔"

(مصباح جولائی 2004 صفحہ 16-15)

❁......**ایک دیہاتی عرب ماں امامہ بنت حارث** نے اپنی بیٹی کی رخصتی کے موقع پر اسے درج ذیل نصائح کیں۔

"اے میری پیاری بیٹی! تو اس ماحول سے جدا ہو رہی ہے جس میں تو پیدا ہوئی اور جس گھونسلے میں تو پروان چڑھی۔ اسے پیچھے چھوڑ کر تو ایک ایسے گھونسلے کی طرف جارہی ہے جس سے تو ناآشنا ہے اور ایک ایسے ساتھی کے پاس جارہی ہے جس سے تو مانوس نہیں۔ وہ تیرا مالک بن کر تیرا نگران اور سرتاج بن گیا ہے۔ پس تو اس کی لونڈی بن جا وہ تمہارا غلام بن جائے گا۔

اے میری پیاری بیٹی! تو مجھ سے چند نصیحتیں پلّے باندھ لے۔ یہ تیرے لئے قیمتی اندوختہ اور باعث شرف ہوں گی۔

❁......خاوند کا ساتھ ہمیشہ قناعت سے دینا۔

❁......خوش دلی سے اس کی بات سننا اور اس کا کہا ماننا ہمیشہ تمہارا طرز عمل ہو۔

❁......اس کی نگاہوں کی پسندیدگی کا خیال رکھنا۔

❁......اس کی نفرت و کراہت کے مواقع کا بغور جائزہ لینا۔ تیری کسی بدصورتی پر اس کی نگاہ نہ پڑے۔ اور جسم سے وہ ہمیشہ پاکیزہ خوشبو ہی سونگھے۔

❁......اس کے کھانے کے اوقات کا خاص خیال رکھنا۔

❁......اس کی نیند و آرام کے دوران ماحول پُرسکون رکھنا، کیونکہ بھوک کی گرمی انسان کو مشتعل کر دیتی ہے اور نیند کا لطف خراب کرنا ناپسندیدگی کا موجب ہوتا ہے۔

❁......اس کے گھر اور مال کی حفاظت کرنا۔

❁......اس کی ذات، اس کے لواحقین، اس کے بچوں کا خیال رکھنا اور ان کی طرف پوری توجہ دینا۔ کیونکہ مال کی حفاظت کرنا تیری بہترین عزت افزائی کا باعث ہوگا اور بچوں اور اس کے متعلقین کی طرف توجہ دینا تیرے حسن انتظام و سلیقہ شعاری پر دلالت کرے گا۔

❁......اس کا بھید یا راز ہرگز فاش نہ کرنا۔

❁......اس کے حکم کی نافرمانی نہ کرنا کیونکہ اگر تُو نے اس کا راز فاش کیا تو پھر تُو اس کی بے وفائی سے اپنے آپ کو محفوظ نہ سمجھ۔ اسی طرح اگر تُو نے اس کی نافرمانی کی تو تُو اُس کے سینہ کو غصہ سے بھر دے گی۔

❁......اگر تُو اسے غمزدہ دیکھے تو اس کے سامنے خوشی کے اظہار سے احتراز کر کیونکہ یہ بات تیری کوتاہی سمجھی جائے گی۔ اسی طرح جب وہ خوش ہو تو اُس کے سامنے افسردہ ہونے سے پرہیز کر۔ کیونکہ اس طرح تو اُس کی خوشی کو بے لطف بنادے گی۔

❁......تو جتنا زیادہ اس سے اتفاق رائے اور اس کے مزاج سے موافقت اختیار کرے گی اتنا ہی زیادہ وہ تیرا ساتھ دے گا۔ تُو جان لے کہ اپنی پسندیدہ خواہش کو تب ہی پاسکے گی جب تُو اپنی پسند و ناپسند کو چھوڑ کر اس کی مرضی کو اپنی مرضی پر اور اس کی خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح دے گی۔

اللہ تعالیٰ تمہارے لئے خیر و برکت کو مقدر کردے۔" آمین

مکرم داؤد احمد عابد صاحب

ہمارے پیارے والد مکرم شیخ حمید احمد صاحب

خاکسار جب اپنی زندگی کی ابتدا کی طرف نظر کرتا ہے تو بچپن کے ان ایام میں جو سب سے پہلی یاد اپنے نقوش کھولتی ہے وہ یہ ہے کہ میں ایک کندھے پہ سوار ہوں ہم کہیں جارہے ہیں، یہ کندھا ہمارے پیارے والد صاحب کا تھا اور سفر تھا ربوہ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے۔

ہمارے پیارے والد صاحب شیخ حمید احمد صاحب کا تعلق بنیادی طور پر تخت ہزارہ سے تھا۔ آپ مکرم محترم شیخ محمد رفیق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ تخت ہزارہ کے دوسرے فرزند اور حضرت شیخ پیر بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔

جلسہ سالانہ ایک ایسی مذہبی تقریب ہے جو والد صاحب کی زندگی میں کچھ یوں رچی ہوئی تھی کہ جلسہ میں شامل نہ ہونے کا کوئی تصور ان کے ہاں نہیں تھا۔ جب سے خاکسار نے ہوش سنبھالی ہے کبھی ایسا موقعہ نہیں آیا کہ پاکستان میں جلسہ سالانہ ہوا ہو اور ہم اس میں شریک نہ ہوئے ہوں۔ ایک مرتبہ والد صاحب نے کچھ قرض لیا۔ اس قرض کی واپسی کی جو تاریخ مقرر ہوئی وہ جلسہ سالانہ سے چند دن قبل تھی، قرض دینے کا وقت آیا تو حسب وعدہ قرض ادا کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے اب کرایہ بھی مہیا نہ تھا۔ ہمارے والد صاحب کا کنفکشنری کا چھوٹا سا کارخانہ تھا، ہم بچے بھی اپنی بساط کے مطابق تھوڑا بہت کام کرتے تھے، مجھے نئے سکے جمع کرنے کا شوق تھا، ہمارے بڑے بھائی جان مکرم وحید احمد شاکر صاحب خاکسار سے اس وقت سب سے چھوٹا بھائی ہونے کے ناطے بہت پیار کرتے تھے، انہوں نے مجھے ایک پیارا سا غلہ لا کے دیا تھا جس میں میں ملنے والی رقم جمع کرتا رہتا تھا، اس وقت جب سب پریشان تھے کہ اب جلسہ پہ جانے کا اہتمام کیسے ہوگا مجھے اپنا وہ غلہ یاد آیا۔ چنانچہ میں نے اسے توڑا تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ میں شمولیت کے لئے رقم مہیا ہوگئی۔

ہمارے والد صاحب کا بچوں کی تربیت کا عجیب انداز تھا۔ ہمیں نماز کے لئے ساتھ لے کے جاتے، ہم ان دنوں لائل پور میں رہتے تھے (جسے اب فیصل آباد کہتے ہیں) ہمارے محلے میں احمدیہ بیت الذکر تو نہ تھی مگر نماز سنٹر ہمارے تایا جان کے گھر میں تھا، ابا جان ہمیں ساتھ لے کے جاتے اور راستے میں نماز خود دہراتے جاتے، اس طرح سے ہمیں نماز یاد ہوگئی۔ اس کے بعد اسی طرح نماز کا ترجمہ دہراتے جاتے، اور وہ بھی ہمیں اسی انداز میں یاد کروایا۔ پھر بعد میں ہمارا تحریری امتحان بھی لیا اور پاس ہونے پہ انعام بھی دیا۔ یہ معاملہ صرف اپنے بچوں تک ہی محدود نہ تھا بلکہ اپنے پوتوں اور نواسوں سے بھی یہی تعلق تھا۔ ہمارے بڑے بھائی فیصل آباد ہوتے تھے، ان کے بچوں کو وہاں جا کے نماز سکھلائی، بلکہ نماز، اس کا ترجمہ نیز کچھ دعائیں اور حضرت مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود کے اشعار ریکارڈ کر کے دیئے کہ حسب ضرورت سن کے یاد کر لیں۔ اسی طرح ظہر کی نماز اپنی پیرانہ سالی کے باوجود دارالنصر شرقی میں ادا کرنے جاتے۔ مقصد یہ تھا کہ اپنے بیٹوں اور بیٹی کے بچوں کو نماز پہ لے کے جائیں گے ساتھ ساتھ نماز یاد کرواتے جائیں گے۔

گھر میں ہوتے کوئی کام بھی کر رہے ہوتے تو حضرت مسیح موعود کے اشعار خوش الحانی سے پڑھتے رہتے، خاکسار کو جتنے شعر یاد ہیں ان میں سے ایک بہت سا حصہ انہی شعروں کا ہے جو بچپن میں اپنے والد صاحب سے سنے تھے۔

قرآن کریم کی تلاوت باترجمہ بڑی باقاعدگی سے بڑی خوش الحانی سے عمدگی سے کرتے، بسا اوقات ہمیں پاس بٹھا کر بھی سناتے، ہمیں بھی روزانہ تلاوت کی تلقین کرتے الحمد للہ کہ ان کی اور والدہ صاحبہ کی توجہ کی بدولت نماز اور تلاوت قرآن کریم کی عادت بچپن سے پڑی۔

ابوجان کی ایک اور بات یہ تھی کہ بچوں کو پاس بٹھا کے ان کو تاریخی واقعات اور انبیاء کی سیرت سے دلچسپ انداز میں آگاہ کرتے رہتے، بجائے جنوں بھوتوں کی کہانیوں اور خرافات کے ان سبق آموز واقعات سے ہمارے ایمان کو تازہ کرتے رہتے۔ جمعہ پہ ہمیں ساتھ لے کے جاتے، پہلے فیصل آباد کی بیت الذکر میں جایا کرتے تھے۔ پھر ایک دن آپ نے اپنے والد صاحب سے عرض کی کہ میرے پاس کچھ رقم ہے مشورہ دیں کیا کروں، انہوں نے کہا کہ ربوہ میں زمین خرید لو۔ چنانچہ اسی دن ربوہ کا سفر اختیار کیا، زمین خریدی۔ اس کے بعد ربوہ کے ساتھ کچھ یوں تعلق بڑھا کہ فیصل آباد چھوٹا چلا گیا، پہلے پہل ہر جمعرات کو ربوہ جاتے جمعہ کی شام کو واپس آجاتے، پھر ربوہ کا پُرسکون ماحول دیکھ کے فیصل آباد دل نہ لگتا، چنانچہ اپنی زمین پہ سادہ سا مکان تعمیر کر کے ربوہ منتقل ہوگئے۔ ابتدا میں کاروبار کے اعتبار سے کافی مشکلات کا سامنا رہا، لیکن مالی کمزوری کے باعث ہار نہیں مانی۔ ربوہ میں ان دنوں خلیفۂ وقت کے پیچھے نمازیں پڑھنے کا جو موقعہ تھا وہ اور کہاں تھا۔

1984ء کے پُر آشوب حالات میں ہم تین بھائیوں کو جو اس وقت ربوہ میں تھے اور ابھی جوانی کی دہلیز پہ قدم رکھ رہے تھے، بلایا اور آبدیدہ آنکھوں سے ہم تینوں سے یہ عہد لیا کہ اگر جماعت کی طرف سے بھی جان کی قربانی کا مطالبہ ہوا تو میں سب سے پہلے اس کے لئے تیار ہوں تم سب بھی وعدہ کرو کہ تمہارا قدم قربانی کے اس میدان میں پیچھے نہیں رہے گا۔ خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ یہ کوئی ایسا جذباتی لمحہ نہ تھا جس کے ساتھ عملی نمونہ نہ ہو، بلکہ 1974ء میں ہمارے گھر کو جلانے کی کوشش کی گئی تو اس موقعہ پہ ہمارے والد صاحب اور بڑے بھائی جان کو مخالفین پکڑ کے بھی لے گئے، زدوکوب بھی کیا، خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پہ ان دونوں کو بچایا۔ ان دنوں جو نمازیں جو دعائیں ہم نے مانگیں وہ نظارے باوجود اس کے کہ وہ ہمارا بچپن کا زمانہ تھا آج بھی یاد آتے ہیں تو روح کو گرما جاتے ہیں۔

اپنا ہر کام خود کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے، میں جب بھی ملنے جاتا تا خود اپنے ہاتھوں سے چائے تیار کرتے اور پلاتے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے، ہر ماہ کی ابتداء میں سیکرٹری صاحب مال کے گھر جا کے چندہ کی ادائیگی خود کر کے آتے۔ ایم ٹی اے سے جنون کی حد تک لگاؤ تھا، خطبہ جمعہ جتنی مرتبہ نشر ہوتا اسی توجہ اور انہماک سے دیکھتے اور سنتے۔ روزانہ ڈائری لکھتے، اس میں عموماً لکھا ہوتا کہ خدا تعالیٰ نے صحت دی ہے یہ یہ نعمتیں دی ہیں، ایم ٹی اے دیا ہے، خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔

اپنی زندگی میں اپنے جوان بیٹے مکرم وحید احمد صاحب شاکر اور ان کے اہل خانہ کی حادثاتی وفات کا صدمہ بھی جھیلا۔

الفضل کے قارئین سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمارے پیارے والد صاحب اور بھائی جان اور ان کے اہلخانہ کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے، انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب کو ان کی نیکیوں اور حسنات کو زندہ رکھنے کی توفیق وسعادت سے نوازے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

7 ستمبر 2009ء

12-20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-45 am	عربی سروس
3-00 am	رمضان المبارک کی باتیں
3-20 am	درس القرآن
4-45 am	تلاوت
6-00 am	تلاوت، درس حدیث
8-25 am	تلاوت
9-15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-30 am	رمضان کی باتیں
10-15 am	خلافت جوبلی کی تقریبات
10-55 am	جلسہ سیرت النبی ﷺ
12-00 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
2-35 pm	چلڈرن کلاس
3-45 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	درس القرآن
6-35 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
7-40 pm	بنگلہ پروگرام
8-40 pm	خلافت جوبلی مشاعرہ
9-20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 ستمبر 2008ء
10-10 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
10-50 pm	چلڈرن کلاس

8 ستمبر 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-40 am	تلاوت قرآن کریم، مکرم ہانی طاہر صاحب
1-25 am	عربی سروس
2-15 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-45 am	سیرت صحابہ رسول ﷺ
3-25 am	درس القرآن
5-00 am	تلاوت
6-00 am	تلاوت، درس حدیث
7-00 am	درس القرآن
8-30 am	طبی خبریں
9-00 am	تلاوت، خبریں
10-25 am	خطبہ جمعہ 5 ستمبر 2008ء
11-20 am	سیرت صحابہ رسول ﷺ
12-00 pm	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
2-40 pm	بستان وقف نو
3-45 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	درس القرآن
6-10 pm	تلاوت، خبریں
7-30 pm	بنگلہ پروگرام
8-30 pm	مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اجتماع، خطاب حضور انور 11 جون 2006ء
9-15 pm	بستان وقف نو
10-20 pm	درس حدیث
10-40 pm	سیرت النبی ﷺ
11-15 pm	تلاوت قرآن کریم، مکرم ہانی طاہر صاحب

9 ستمبر 2009ء

12-15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-55 am	رمضان اور ہم
1-15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 اگست 2009ء
2-35 am	عربی سروس
3-30 am	درس القرآن
5-00 am	تلاوت (دوبارہ)
6-00 am	تلاوت، درس حدیث
7-00 am	درس القرآن
8-30 am	رمضان اور ہم
8-45 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-05 am	تلاوت قرآن کریم، مکرم ہانی طاہر صاحب
10-20 am	سیرت النبی ﷺ
11-15 am	مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اجتماع خطاب حضور انور 11 جون 2006ء
12-05 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
3-00 pm	بستان وقف نو
4-05 pm	انڈونیشین سروس
5-05 pm	درس القرآن
6-40 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
8-00 pm	بنگلہ پروگرام
9-00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 اپریل 1984ء
9-50 pm	بستان وقف نو
10-55 pm	شمائل نبوی ﷺ
11-20 pm	تلاوت قرآن کریم، مکرم ہانی طاہر صاحب

10 ستمبر 2009ء

12-20 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
12-35 am	درس حدیث
1-15 am	عربی سروس
2-05 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-35 am	درس القرآن
4-05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 اپریل 1984ء
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-15 am	تلاوت
6-00 am	تلاوت، درس حدیث
7-45 am	درس القرآن
9-00 am	تلاوت
10-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
10-20 am	شمائل نبوی ﷺ
11-05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 اپریل 1984ء
12-05 pm	تلاوت
1-50 pm	درس۔ اردو زبان میں
2-05 pm	علمی خطبات خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث 24 دسمبر 1976ء
2-35 pm	بستان وقف نو
3-45 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	درس القرآن
6-55 pm	تلاوت
7-05 pm	درس (دوبارہ)
7-20 pm	بنگلہ سروس
8-25 pm	ملاقات پروگرام (انگریزی)
9-40 pm	رمضان کے فوائد
10-20 pm	سیرت صحابہ رسول ﷺ
11-20 pm	تلاوت قرآن کریم، مکرم ہانی طاہر صاحب

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سالانہ تربیتی پروگرام

(مجلس اطفال الاحمدیہ طاہر بلاک ربوہ)

❁ مجلس اطفال الاحمدیہ طاہر بلاک ربوہ کا تربیتی پروگرام مورخہ 10 تا 24 جولائی 2009ء کو کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس تربیتی پروگرام میں 7 علمی مقابلہ جات، 6-6 انفرادی و اجتماعی ورزشی مقابلہ جات منعقد کئے گئے۔ نیز نماز تہجد، نماز باجماعت، نماز جمعہ، خطبہ حضور انور، تربیتی اجلاسات، وقار عمل، کلواجمیعا اور مقابلہ کیمپنگ بھی منعقد کیا گیا۔ مکرم عبدالمالک صاحب منتظم اعلیٰ کی زیر نگرانی انتظامیہ تشکیل دی گئی۔ مورخہ 10 جولائی کو بعد نماز فجر جلسہ گاہ جدید میں اس پروگرام کا افتتاح مکرم مجاہد احمد صاحب ناظم مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ نے دعا کے ساتھ کیا، اس تقریب میں 252 اطفال حاضر ہوئے۔ تمام مقابلہ جات میں بلاک کے جملہ اطفال نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ بلاک کی سطح پر بین الحلقہ جات مقابلہ کیمپنگ بہت دلچسپ تھا۔ جس میں بلاک کے تمام یعنی آٹھ حلقہ جات کے 60 اطفال نے حصہ لیا۔

اس تربیتی پروگرام کی اختتامی تقریب مورخہ 13 اگست کو بعد نماز عصر بیت الرحمٰن نصیر آباد رحمٰن میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم امین الرحمٰن صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم عبدالمالک صاحب منتظم اعلیٰ تربیتی پروگرام نے رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے اس پروگرام کا تفصیلی تعارف کرایا۔ مہمان خصوصی نے اپنے اختتامی کلمات میں اطفال کو نصائح سے نوازا اور پوزیشنز حاصل کرنے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ اس تقریب میں 368 اطفال اور 95 دیگر مہمانان تشریف لائے۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ جس کے بعد جملہ مہمانان اور اطفال کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

درخواست دعا

❁ مکرم محمد مقبول صاحب کارکن دفتر مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم عزیز احمد بھٹی صاحب ابن مکرم منظور احمد سعید صاحب کی مورخہ 27 اگست کو ایک حادثہ میں دائیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ زخم بہت گہرا ہے اور خون بھی کافی بہہ گیا ہے۔ ٹانگ کے کاٹنے کا خطرہ ہے۔ موصوف کمپلیکس ہسپتال اسلام آباد میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و تندرستی والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم بشیر احمد صدیقی صاحب جوہر ٹاؤن لاہور کو اچانک گرنے سے چوٹیں آئی ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم محمود احمد صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرا بیٹا عبدالواحد عمر 12 سال بیمار ہے کھانسی اور الٹیاں آرہی ہیں خوراک بھی ہضم نہیں ہو رہی ہے اس وقت ICU فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء و کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور وہ صحت یاب ہو کر پڑھائی کی طرف توجہ کر سکے۔ آمین

حقیقۃ الوحی پرچہ نمبر 5

حقیقۃ الوحی کا پرچہ نمبر 5 صرف وہی احباب مرکز بھجوائیں جو پرچہ نمبر 1 نہیں بھجوا سکے تھے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ)

☆......☆......☆

خبریں

چینی 40 روپے کلو فروخت کرنے کا حکم

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس خواجہ محمد شریف اور جسٹس اعجاز احمد چودھری پر مشتمل دو رکنی بنچ نے پنجاب میں چینی کی 40 روپے فی کلو کے حساب سے قیمت مقرر کردی ہے اور حکومت پنجاب کو حکم دیا ہے کہ وہ صوبہ بھر میں چینی 40 روپے فی کلو کے حساب سے فروخت کو یقینی بنائے۔ عدالت نے چینی کی قیمتوں میں ریکارڈ اضافے اور اس کے بحران کے خلاف ازخود نوٹس نمٹاتے ہوئے اپنا مختصر حکم جاری کردیا۔

بھارتی ایٹمی تجربات کی اطلاعات پر تشویش

پاکستانی دفتر خارجہ کے ترجمان نے ہفتہ وار بریفنگ میں کہا ہے کہ بھارت کی طرف سے مزید ایٹمی تجربات کی اطلاعات پر تشویش ہے۔ پاکستان ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ میں شامل نہیں ہوگا اور کم سے کم قابل اعتماد ڈیٹرنس برقرار رکھے گا۔ جامع مذاکرات دونوں ملکوں کے مفاد میں ہیں۔

وزراء کیلئے بلٹ پروف گاڑیوں کی منظوری

وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ وفاقی وزیر مذہبی امور پر حملے کے بعد صدر زرداری نے وزراء کیلئے بلٹ پروف گاڑیاں منگوانے کی منظوری دے دی ہے۔ وزراء کی سیکیورٹی کابینہ ڈویژن کی ذمہ داری ہے۔ وزیر داخلہ نے مزید کہا کہ اب تک ہونے والی تحقیقات کے مطابق وفاقی وزیر کو ٹارگٹ کیا گیا تھا۔ جائے وقوعہ سے بہت سے شواہد ملے ہیں جنہیں ابھی میڈیا کے ساتھ شیئر نہیں کیا جاسکتا۔

10 چھوٹے ڈیموں سمیت 20 منصوبوں کی منظوری

ایکنگ نے 260 ارب روپے کے 20 منصوبوں کی منظوری دے دی، کراچی سرکلر ریلوے سسٹم کی بحالی کیلئے 128 ارب روپے، 10 سمال ڈیمز کیلئے 57 ارب روپے، ریلوے کی نئی بوگیوں اور انجنوں کیلئے 15.9 ارب روپے اور پیارا کشمیر پروجیکٹ کیلئے 10.72 ارب روپے مختص کئے گئے جبکہ خانگی بیراج اور سکھر بیراج کی تعمیر نو بحالی کا فیصلہ کیا گیا۔ ست پارہ اور سبکزئی ڈیم کیلئے بھی رقم مختص کی گئی۔

عراق میں مرنے والے امریکی فوجیوں کی تعداد 4331 ہوگئی

امریکی ذرائع ابلاغ نے وزارت دفاع کے اعداد و شمار کے حوالہ سے بتایا کہ مارچ 2003ء سے لے کر اب تک عراق میں تشدد کے واقعات میں مجموعی طور پر 4331 امریکی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان میں سے 3456 فوجی مزاحمت کاروں کے براہ راست حملوں میں اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ مرنے والوں میں 9 ملٹری سویلین بھی شامل ہیں۔ اسی عرصہ کے دوران عراق میں برطانیہ کے 179، اٹلی کے 33، یوکرائن کے 18، پولینڈ کے 21، بلغاریہ کے 13، سپین کے 11، ڈنمارک کے 7 اور ایل سلواڈور کے 5 فوجی بھی ہلاک ہوگئے۔

نجات دھندہ

علی مسعود سید اپنے کالم حرف بہ حرف میں لکھتے ہیں۔

برصغیر پاک و ہند کے لاکھوں مسلمانوں نے لازوال قربانیاں دے کر پاکستان کے وجود کو ممکن بنایا اور قائداعظم محمد علی جناحؒ نے اسے ایک مثالی فلاحی اور اسلامی ریاست قرار دیا تھا، وہی ریاست آج بھی اپنی حقیقت کی خاطر آزمائش سے گزر رہی ہے۔ لوگ اپنی زندگی اور ضروریات زندگی کے سلسلے میں چھوٹے سہارے ڈھونڈتے ہیں مگر ان کے دلوں میں یہ خواہش چھپی ہوئی ہے کہ کوئی آئے گا اور کسی فلم کے ہیرو کی طرح ان کی زندگی میں سب کچھ تبدیل کرکے رکھ دے۔ درحقیقت سارا معاشرہ سسک رہا ہے اپنے نجات دہندہ کی تلاش میں۔

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لاالٰہ الا اللہ

دنیا کے تقریباً تمام مذاہب کی طرح اسلام میں بھی نجات دہندہ کا تصور موجود ہے۔ لوگ اس نجات دہندہ کے انتظار میں جوان کے گلے سے طاقتوروں کی غلامی کا طوق اتار دے اور انہیں نئی زندگی کی امید دلائے۔ مگر کیا نجات دہندہ کا انتظار ہمیں اس صورت حال سے نکال لے گا۔ ممکن ہے اس انتظار میں ہمارے درد کا احساس کچھ کم ہو جاتا ہو مگر یہ انتظار ہمارے زخم بھر نہیں سکتا۔

لوگوں کے اس ہجوم میں، میں سوچتا ہوں کہ کیا ہمیں پست ہمتی اور بچی کھچی زندگی کے لالچ نے بدحالی کے جہنم کا ایندھن بننے پر مجبور کر رکھا ہے، کیا ہم یہ انتظار کرتے رہیں کہ ہمارا مسیحا آسمان سے اترے گا اور یکا یک حالات تبدیل ہو جائیں گے۔ مگر جواب یہی ہوگا۔ ہرگز نہیں۔ ہم کروڑوں۔ بے بسوں۔ بھکاریوں کو اپنی حالت خود ہی بدلنی ہوگی۔

قوموں کی زندگی میں کٹھن حالات آتے رہتے ہیں مگر پستی اور ذلت سے سمجھوتا کر بیٹھنے والی قومیں اپنے ہیروز کو گم کر دیتی ہیں ان کے ہیروز کی جدوجہد تنہائی کا شکار ہو جاتی ہے جس طرح سب جانتے ہیں کہ غلامی بہت بری چیز ہے مگر اس سے بڑھ کر خطرناک غلامی کے شعور کا نہ ہونا ہے۔ نجات دہندہ ضرور آئے گا جیسا کہ اللہ کا وعدہ ہے، مگر وہ نجات دہندہ بزدل اور کم ہمت لوگوں کی مدد کرنے کے لئے نہیں اترے گا بلکہ وہ تو ناانصافی کے نظام کے خلاف جدوجہد کرنے والوں کی مدد کے لئے آئے گا۔ ذرا سوچئے کیا ہمارا کردار صرف اتنا ہے کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر افراد ہیں کاسۂ طلب میں سکے کب اچھالے جائیں گے؟؟؟ اور سہارے ڈھونڈنے والوں کو سہارا کب ملے گا؟؟ کون ہمیں بتائے گا کہ ہمیں اپنی پھیلے ہوئے ہاتھ سمیٹنے ہیں..........ہمیں، ہماری حالت بدلنی ہے۔ کون ہمیں بتائے گا؟؟۔ یہ سوالات لے کر میں لوگوں کے ہجوم میں الجھنے لگا تھا مگر میرے اپنے ہی اندر سے ابھرنے والی ایک آواز نے مجھے اس کشمکش سے نجات دلا دی کہ کوئی ہماری مدد کے لئے نہیں آئے گا جب ہم خود ہی اپنی مدد نہیں کرنا چاہتے، زمین میں بسنے والوں کا نجات دہندہ بھی اسی زمین کا ہوگا، آسمان سے نہیں اترے گا اور اسی زمین میں ہمارا نجات دہندہ کہیں ہم میں ہی موجود ہے اس لئے ہمیں اپنا نجات دہندہ سب سے پہلے خود اپنے آپ سے تلاش کرنا ہوگا۔

(روزنامہ جنگ 22 جون 2009ء)

☆......☆......☆......☆

ربوہ میں سحر و افطار 5 ستمبر

انتہائے سحر	5:22
طلوع آفتاب	6:44
زوال آفتاب	1:07
وقت افطار	7:30

اطلاع عام

ہماری مشہور و معروف دوا
"حبوب مفید اٹھرا"
کی نقل تیار کر کے بیچی جارہی ہے اس لئے احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ خریدنے سے پہلے اچھی طرح تسلی کرلیا کریں۔ بہتر ہوگا کہ ہم سے خریدیں یا ہمارے مقرر کردہ سٹاکسٹ سے خرید فرمائیں۔
مینیجر ناصر دواخانہ رجسٹرڈ، گولبازار، ربوہ
047-6211434، 6212434

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، صفیان احمد انصاری 0345-4866677 0333-6708024
بیسمنٹ 25۔ قیوم پلازہ ملتان روڈ 042-5054243 7418584
چوبرجی لاہور نزد احمد فیبرکس

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھاسکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FD-10

مغل پراپرٹی آفس پروپرائیٹر: **عبدالہادی**
مکان پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کا با اعتماد آفس
کالج روڈ دارالبرکات ربوہ فون آفس: 047-6215171
موبائل: 0333-6706641، 0333-6714012

پلاٹ برائے فروخت
7 مرلہ پلاٹ واقع دارالعلوم جنوبی احد برلب پختہ سڑک
رابطہ: ضیاء اللہ مبشر نظارت امور عامہ
0334-6360797

اسلام آباد، راولپنڈی کے بعد اب لاہور میں
HAROON'S
شاپ نمبر 26-27-28 قذافی سٹیڈیم لاہور
فرنیچرز۔ شوز۔ جیولری۔ بیگ
کراکری اور دیگر گفٹ آئٹمز
طالب دعا: عامر سجاد 042-5715591 0300-8560433

خوشخبری مغل بینکوئیٹ ہال ٹینٹ سروس کی سہولت بھی دستیاب ہے
ربوہ کا جدید خوبصورت معیاری ایئر کنڈیشنر ہال جہاں آپ کو معیاری کھانوں اور معیاری سروس کی ضمانت دی جاتی ہے۔ تیز پکی پکائی دیگیں بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں۔
پروپرائٹر: محمد عظیم احمد مغل بینکوئیٹ ہال 3/1 فیکٹری ایریا ربوہ 047-6211412-0333-6716317

الفضل روم کولر
جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760 فون نمبر: 042-5114822، 5118096